مکی دور میں دعوتِ اسلام کا آغاز، دعوت کے مراحل اور ابتدائی مسلمان

مکی دور میں دعوتِ اسلام کس طرح شروع ہوئی، اس کے تدریجی مراحل کیا تھے، اور ابتدائی مسلمانوں نے کیا خدمات انجام دیں؟

973	10	30
الفاظ کا مضمون	مختصر سوالات و جوابات	کثیر الانتخابی سوالات

تفصیلی مضمون

1. دعوت کا آغاز اور دو مرحلوں کی قرآنی نشاندہی

جب نبوت کا مقصد صرف انفرادی روحانی تجربہ نہیں بلکہ اجتماعی اصلاح تھا، تو لازم تھا کہ رسالت کا پیغام دوسروں تک پہنچایا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدا میں حکم دیا:

﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾

یعنی اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ (الشعراء 26:214)، اور بعد میں مزید واضح حکم آیا:

﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ﴾

یعنی جس چیز کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے اسے علانیہ بیان کردو (الحجر 15:94)۔ یہ دونوں آیات مکی دعوت کے دو مختلف مگر باہم مربوط مراحل کی نشاندہی کرتی ہیں، جن سے نبوی دعوت کی تدریج اور حکمت واضح ہوتی ہے۔

2. مکی دعوت کے تین بنیادی ستون

مکی دعوت کی بنیاد توحید، آخرت اور اخلاقی جواب دہی کے تین ستونوں پر رکھی گئی۔ رسول اللہ ﷺ نے انسان کو بتوں کی غلامی اور طبقاتی بڑائی کے تسلط، دونوں سے آزاد ہونے کی دعوت دی، اور یہ واضح کیا کہ حقیقی عزت صرف اللہ کی بندگی میں ہے۔ ابتدائی نازل ہونے والی آیات نے صرف عقیدے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ایمان کے ساتھ ساتھ علم، عبادت، انفاق اور کردار سازی پر بھی بھرپور زور دیا، تاکہ عقیدہ محض زبانی دعویٰ نہ رہے بلکہ ایک مکمل طرزِ زندگی میں ڈھل جائے۔

3. خفیہ دعوت کا مرحلہ اور اس کی حکمت

دعوت کا ابتدائی مرحلہ خفیہ اور محدود رہا، اور اسے شخصی رابطوں کے ذریعے آگے بڑھایا گیا۔ یہ طریقہ کسی خوف یا کمزوری کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ نئی ابھرتی ہوئی جماعت کی حفاظت اور مضبوط تربیت کی ایک سوچی سمجھی حکمتِ عملی تھی۔ اس مرحلے میں قابلِ اعتماد افراد کو انفرادی طور پر ایمان کے حقیقی معانی سمجھائے گئے اور ان کے کردار کو نہایت احتیاط سے مضبوط کیا گیا، تاکہ جب دعوت علانیہ ہو تو اس کے پیچھے ایک باشعور اور مستحکم جماعت موجود ہو۔

4. سب سے پہلے ایمان لانے والے صحابہ

سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں حضرت خدیجہ ؓ سرِفہرست ہیں، جو نہ صرف سب سے پہلے ایمان لائیں بلکہ زندگی کے ہر مرحلے میں رسول اللہ ﷺ کے لیے سب سے بڑا سہارا ثابت ہوئیں۔ ان کے ساتھ ساتھ حضرت علی ؓ، حضرت زید بن حارثہ ؓ اور حضرت ابو بکر ؓ بھی ابتدائی قبولِ اسلام کرنے والوں میں شامل تھے۔ ان افراد کی مختلف عمریں، سماجی حیثیتیں اور خاندانی پس منظر اس بات کو واضح کرتے ہیں کہ نبوی دعوت نے شروع ہی سے معاشرے کے مختلف طبقات کو اپنی طرف متوجہ کیا، اور یہ کسی ایک مخصوص گروہ کی تحریک نہیں بن گئی۔

5. حضرت ابو بکر ؓ کی دعوتی کاوشیں

حضرت ابو بکر ؓ نے اپنی وسیع سماجی ساکھ، اعلیٰ اخلاق اور مضبوط تجارتی روابط کو دعوت کے لیے نہایت مؤثر طریقے سے استعمال کیا۔ ان کی انفرادی کوششوں کے نتیجے میں عثمان بن عفان ؓ، زبیر بن عوام ؓ، عبدالرحمن بن عوف ؓ، سعد بن ابی وقاص ؓ اور طلحہ بن عبید اللہ ؓ جیسے کئی بارسوخ اور بااثر افراد اسلام لے آئے۔ یہ طریقہ اس اصول کی روشن مثال ہے کہ دعوت کی کامیابی میں فرد سے فرد تک ذمہ دار اور مخلصانہ کوشش کی کیا اہمیت ہوتی ہے، اور یہ کہ ایک باکردار داعی کیسے پورے سماجی حلقے کو متاثر کر سکتا ہے۔

6. دارِ ارقم بطور تعلیمی و تربیتی مرکز

دارِ ارقم اس ابتدائی دور میں مسلمانوں کی تعلیم اور تربیت کا ایک نہایت اہم مرکز بن کر ابھرا۔ وہاں قرآن کی تلاوت اور تعلیم دی جاتی، ایمان کو تازہ اور مضبوط کیا جاتا، اور آنے والی مشکلات کا سامنا کرنے کے لیے ذہنی اور روحانی تیاری کی جاتی تھی۔ یہ مرکز اس بات کی واضح دلیل ہے کہ دعوت کبھی بھی محض پیغام کی ترسیل تک محدود نہیں رہی، بلکہ اس کے ساتھ منظم تعلیم، مسلسل تربیت اور مضبوط جماعت سازی بھی اسی درجے میں ضروری سمجھی گئی، اور ان دونوں کے بغیر کوئی بھی دعوت مستحکم بنیادوں پر قائم نہیں رہ سکتی تھی۔

7. علانیہ دعوت کا آغاز اور صفا کی پہاڑی کا واقعہ

قریبی خاندان کو خبردار کرنے کے قرآنی حکم کے بعد دعوت نے علانیہ صورت اختیار کر لی۔ اس مرحلے میں آپ ﷺ نے صفا کی پہاڑی پر قریش کے مختلف قبائل کو جمع کیا اور ان سے اپنی زندگی بھر کی سچائی کی گواہی طلب کی، پھر انہیں آخرت اور اللہ کے حضور جواب دہی سے خبردار کیا۔ اگرچہ ابولہب نے اسی موقع پر سخت مخالفت اور بدتمیزی کا مظاہرہ کیا، تاہم اس کے باوجود پیغام نہایت واضح، دلیرانہ اور غیر مبہم انداز میں پوری قریش تک پہنچا دیا گیا، جس نے مکہ کے سماجی و مذہبی نظام کو براہِ راست چیلنج کیا۔

8. مکی سورتوں کا تربیتی کردار

مکی سورتوں کا تربیتی کردار اس پورے دور میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔ ان سورتوں نے بار بار توحید، قیامت کے دن کی ہولناکی، سابقہ اقوام کے انجام اور اخلاقی ذمہ داری جیسے موضوعات کو نہایت مؤثر اور دلنشین انداز میں دہرایا۔ مختصر مگر گہرے اور پراثر آیات نے دل، عقل اور ضمیر، تینوں کو بیک وقت بیدار کیا، اور نئے مسلمانوں کے ایمان کو ہر آزمائش کے لیے تیار کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ قرآن نے ابھی کمزور اور تعداد میں قلیل مسلمان جماعت کو فوری سیاسی غلبے کی جستجو کے بجائے صبر، نماز اور مضبوط اخلاقی کردار کی حقیقی قوت عطا کی، جو طویل المدت کامیابی کی اصل بنیاد ثابت ہوئی۔

9. نبوی دعوت کے بنیادی اصول اور اصولی ثابت قدمی

نبوی دعوت کے بنیادی اصولوں میں وضوح، تدریج، حکمت اور مخاطب کی ذہنی و سماجی حالت کی رعایت ایک ساتھ جمع تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی مرحلے میں دنیاوی مراعات یا فائدے کے بدلے اصولی سمجھوتا قبول نہیں کیا، چاہے مخالفین نے کتنی ہی پرکشش پیشکشیں کیوں نہ کیں۔ ابتدائی مسلمانوں نے اپنے استقلال اور قربانیوں سے یہ حقیقت ثابت کر دی کہ دعوت کی کامیابی محض تعداد کی کثرت پر منحصر نہیں بلکہ سچے ایمان، مضبوط تربیت اور غیر متزلزل اخلاقی استقامت پر منحصر ہوتی ہے۔

10. مکی دعوت کا حاصل اور اصلاحی تحریک کا سبق

مکی دور کی دعوت اس کے تدریجی مراحل اور ابتدائی مسلمانوں کی قربانیاں مل کر ایک واضح سبق دیتی ہیں: کوئی بھی حقیقی اصلاحی تحریک عجلت یا مصلحت آمیز مفاہمت سے نہیں بلکہ صبر، حکمت، تربیت اور اصولی ثابت قدمی سے پروان چڑھتی ہے۔ یہی وہ اصول تھے جنہوں نے چند مخلص افراد پر مشتمل ایک چھوٹی سی جماعت کو آنے والے برسوں میں، ایک ایسی عالمگیر تحریک میں تبدیل کر دیا جس نے پوری دنیا کے فکری اور اخلاقی منظر نامے کو ہمیشہ کے لیے بدل ڈالا۔

منتخب مصادر و مراجع

1. القرآن الکریم، سورۃ الشعراء 26:214؛ سورۃ الحجر 15:94؛ سورۃ المدثر 74:1-7
2. صحیح البخاری، کتاب التفسیر، سورۃ الشعراء
3. ابن ہشام، السیرۃ النبویۃ، السابقون الاولون
4. ابن سعد، الطبقات الکبری، ذکر اسلام السابقین
5. سید سلیمان ندوی، سیرت النبی

مختصر سوالات و جوابات

1 مکی دعوت کی بنیاد کن اصولوں پر رکھی گئی تھی؟

مکی دعوت کی بنیاد توحید، آخرت اور اخلاقی جواب دہی کے تین بنیادی ستونوں پر رکھی گئی تھی، جو ابتدائی نازل ہونے والی آیات میں بار بار دہرائے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے انسان کو بتوں کی غلامی اور طبقاتی بڑائی کے تسلط، دونوں سے آزاد ہونے کی دعوت دی، تاکہ عزت صرف اللہ کی بندگی سے وابستہ سمجھی جائے، نہ کہ نسب یا مال سے۔ ابتدائی آیات نے صرف عقیدے کے اعلان پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ایمان کے ساتھ ساتھ علم، عبادت، انفاق اور کردار سازی پر بھی زور دیا، تاکہ عقیدہ محض زبانی دعویٰ نہ رہے بلکہ ایک مکمل اور عملی طرزِ زندگی میں ڈھل جائے، جو انفرادی اور اجتماعی دونوں سطحوں پر اثر انداز ہو۔

2 خفیہ دعوت کا مرحلہ کیوں اختیار کیا گیا؟

دعوت کا ابتدائی مرحلہ خفیہ اور محدود رہا، اور اسے بنیادی طور پر شخصی رابطوں کے ذریعے آگے بڑھایا گیا تاکہ نئی جماعت پر یکبارگی حملہ نہ ہو۔ یہ طریقہ کسی خوف یا کمزوری کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ نئی ابھرتی ہوئی مسلمان جماعت کی حفاظت اور مضبوط تربیت کی ایک سوچی سمجھی حکمتِ عملی تھی، جو حالات کے تقاضوں کے عین مطابق تھی۔ اس مرحلے میں قابلِ اعتماد افراد کو انفرادی طور پر ایمان کے حقیقی معانی سمجھائے گئے اور ان کے کردار کو نہایت احتیاط اور تدریج سے مضبوط کیا گیا، تاکہ جب دعوت علانیہ صورت اختیار کرے تو اس کے پیچھے ایک باشعور، مستحکم اور باکردار جماعت موجود ہو۔

3 سب سے پہلے ایمان لانے والے کون تھے اور ان کی کیا اہمیت ہے؟

سب سے پہلے ایمان لانے والوں میں حضرت خدیجہؓ سرِ فہرست ہیں، جو نہ صرف سب سے پہلے ایمان لائیں بلکہ زندگی کے ہر نازک مرحلے میں رسول اللہ ﷺ کے لیے سب سے بڑا سہارا اور اطمینان کا ذریعہ ثابت ہوئیں۔ ان کے ساتھ ساتھ حضرت علیؓ، حضرت زید بن حارثہؓ اور حضرت ابو بکرؓ بھی ابتدائی قبولِ اسلام کرنے والوں میں شامل تھے، جن میں سے ہر ایک مختلف عمر اور سماجی پس منظر رکھتا تھا۔ ان افراد کی متنوع عمریں اور حیثیتیں یہ واضح کرتی ہیں کہ نبوی دعوت نے شروع ہی سے معاشرے کے مختلف طبقات کو اپنی طرف متوجہ کیا، اور یہ کسی ایک مخصوص گروہ یا طبقے تک محدود تحریک نہیں بن گئی۔

4 حضرت ابو بکرؓ کی دعوتی کاوشوں کی نوعیت اور نتائج کیا تھے؟

حضرت ابو بکرؓ نے اپنی وسیع سماجی ساکھ، اعلیٰ اخلاق اور مضبوط تجارتی روابط کو دعوتِ اسلام کے لیے نہایت مؤثر اور دانشمندانہ طریقے سے استعمال کیا۔ ان کی مسلسل اور مخلصانہ کوششوں کے نتیجے میں عثمان بن عفانؓ، زبیر بن عوامؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور طلحہ بن عبیداللہؓ جیسے کئی بارسوخ اور معزز افراد اسلام لے آئے، جو بعد میں اسلامی تاریخ کی نمایاں شخصیات بنے۔ یہ طریقہ اس اصول کی روشن مثال ہے کہ دعوت کی کامیابی میں فرد سے فرد تک پہنچنے والی ذمہ دارانہ اور مخلصانہ کوشش کتنی اہم ہوتی ہے، اور ایک باکردار داعی کیسے اپنے پورے سماجی حلقے کو متاثر کر سکتا ہے۔

5 دارِ ارقم کی تعلیمی اور تنظیمی اہمیت کیا تھی؟

دارِ ارقم مکی دور میں ابتدائی مسلمانوں کے لیے ایک نسبتاً محفوظ اور اہم تربیتی مرکز کے طور پر ابھرا۔ وہاں قرآن کی تلاوت اور تعلیم دی جاتی، ایمان کو مسلسل تازہ اور مضبوط کیا جاتا، اور آنے والی مشکلات کا سامنا کرنے کے لیے ذہنی اور روحانی تیاری کروائی جاتی تھی۔ یہ مرکز اس بات کی واضح دلیل ہے کہ دعوت کبھی بھی محض پیغام کی ترسیل تک محدود نہیں رہی، بلکہ اس کے ساتھ منظم تعلیم، مسلسل تربیت اور مضبوط جماعت سازی بھی اسی درجے میں ضروری سمجھی گئی۔ اس ادارے نے منتشر افراد کو ایک باشعور اور مربوط جماعت میں تبدیل کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔

6 علانیہ دعوت کا آغاز کیسے ہوا اور اس کا کیا ردِ عمل سامنے آیا؟

قریبی خاندان کو خبردار کرنے کے قرآنی حکم کے بعد دعوت نے علانیہ صورت اختیار کر لی۔ اس مرحلے میں آپ ﷺ نے صفا کی پہاڑی پر قریش کے مختلف قبائل کو جمع کیا، ان سے اپنی زندگی بھر کی سچائی کی گواہی طلب کی، اور پھر انہیں آخرت اور اللہ کے حضور جواب دہی سے واضح الفاظ میں خبردار کیا۔ اگرچہ ابولہب نے اسی موقع پر سخت مخالفت اور نہایت نامناسب طرزِ عمل کا مظاہرہ کیا، تاہم اس کے باوجود پیغام نہایت واضح، دلیرانہ اور غیر مبہم انداز میں پوری قریش تک پہنچا دیا گیا۔ یہ واقعہ اس بات کی دلیل ہے کہ سچائی کے اظہار میں کسی مصلحت یا خوف کو دخل نہیں دیا گیا۔

7 مکی سورتوں نے ابتدائی مسلمانوں کی تربیت میں کیا کردار ادا کیا؟

مکی سورتوں کا تربیتی کردار اس پورے دور میں مرکزی حیثیت رکھتا تھا، کیونکہ ان سورتوں نے بار بار توحید، قیامت کے دن کی ہولناکی، سابقہ اقوام کے انجام اور اخلاقی ذمہ داری جیسے موضوعات کو نہایت مؤثر اور دلنشین انداز میں دہرایا۔ مختصر مگر گہرے اور پراثر آیات نے دل، عقل اور ضمیر، تینوں کو بیک وقت بیدار کیا، اور نئے مسلمانوں کے ایمان کو آنے والی آزمائشوں کے لیے تیار کیا۔ اس کے ساتھ ساتھ قرآن نے ابھی کمزور اور تعداد میں قلیل مسلمان جماعت کو فوری سیاسی غلبے کی جستجو کے بجائے صبر، نماز اور مضبوط اخلاقی کردار کی وہ حقیقی قوت عطا کی جو طویل المدت کامیابی کی اصل بنیاد ثابت ہوئی۔

8 نبوی دعوت کے بنیادی اصول کیا تھے؟

نبوی دعوت کے بنیادی اصولوں میں وضوح، تدریج، حکمت اور مخاطب کی ذہنی و سماجی حالت کی رعایت ایک ساتھ جمع تھیں، جو اسے ایک متوازن اور مؤثر تحریک بناتی تھیں، اور جن کی بدولت دعوت ہر طبقے تک قابلِ فہم انداز میں پہنچی۔ رسول اللہ ﷺ نے کسی بھی مرحلے میں دنیاوی مراعات یا فائدے کے بدلے اصولی سمجھوتا قبول نہیں کیا، چاہے مخالفین نے کتنی ہی پرکشش پیشکشیں کیوں نہ کیں، جس سے دعوت کی سچائی اور استقامت واضح ہوتی ہے۔ ابتدائی مسلمانوں نے اپنے مسلسل استقلال اور قربانیوں سے یہ حقیقت ثابت کر دی کہ دعوت کی کامیابی محض تعداد کی کثرت پر منحصر نہیں بلکہ سچے ایمان، مضبوط تربیت اور غیر متزلزل اخلاقی استقامت پر منحصر ہوتی ہے۔

9 مکی دعوت میں تدریج کا کیا مفہوم اور مقصد تھا؟

دعوت کا بنیادی پیغام ابتدا ہی سے توحید، آخرت اور اخلاق پر واضح اور غیر مبہم تھا، البتہ اس کے ابلاغ اور تنظیم میں حکمت پر مبنی تدریج اختیار کی گئی، تاکہ نئی جماعت مرحلہ وار مضبوط ہو سکے۔ پہلے مرحلے میں قابلِ اعتماد افراد کی شخصی تربیت ہوئی، پھر قریبی خاندان کو خبردار کیا گیا اور اس کے بعد صفا کی پہاڑی پر علانیہ دعوت دی گئی، یوں ہر مرحلہ اگلے مرحلے کی مضبوط بنیاد بنا۔ یہ تدریج کسی مقصد کو چھپانے کے لیے نہیں تھی بلکہ اس کا اصل مقصد جماعت سازی، مؤثر تربیت اور حالات کے مطابق دانشمندانہ انتظام تھا، تاکہ نوزائیدہ مسلمان جماعت مکمل تیاری کے بغیر کسی بڑی آزمائش میں نہ گھر جائے۔

10 ابتدائی مسلمانوں کی خدمات نے مکی دعوت کی کامیابی میں کیا کردار ادا کیا؟

ابتدائی مسلمانوں نے ہر سطح پر اپنی جانوں، مال اور سماجی حیثیت کو دعوتِ اسلام کے لیے وقف کر دیا اور یہی قربانیاں مکی دعوت کی بنیادی طاقت ثابت ہوئیں، خاص طور پر ایسے حالات میں جب مخالفت مسلسل بڑھ رہی تھی۔ حضرت خدیجہؓ کی مالی و روحانی معاونت، حضرت ابوبکرؓ کی سماجی و تجارتی رابطوں کے ذریعے دعوت اور دیگر ابتدائی صحابہ کرام کی ثابت قدمی نے مل کر ایک ایسی مضبوط بنیاد رکھی جس پر بعد میں پوری اسلامی تحریک استوار ہوئی۔ ان کی خدمات یہ ثابت کرتی ہیں کہ کسی بھی اصلاحی تحریک کی کامیابی محض قیادت کی صلاحیت پر نہیں بلکہ پیروکاروں کے اخلاص، قربانی اور مسلسل عملی تعاون پر بھی یکساں طور پر منحصر ہوتی ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات (درست جواب نمایاں رنگ میں)

1 اللہ تعالیٰ نے ابتدا میں نبی کریم ﷺ کو کیا حکم دیا؟

الف اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ (وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ)

ب فوراً پوری دنیا کو دعوت دو

ج صرف اپنے گھر والوں تک محدود رہو

د ہجرت کر جاؤ

وضاحت: ابتدائی حکم یہ تھا کہ ﴿وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ یعنی اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈراؤ، جو دعوت کے پہلے مرحلے کی نشاندہی کرتا ہے۔

2 ﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ﴾ کے حکم نے دعوت کے کس مرحلے کی نشاندہی کی؟

الف دعوت کو علانیہ اور واضح انداز میں بیان کرنے کے مرحلے کی

ب دعوت کو مکمل طور پر بند کرنے کی

ج صرف خاندان تک محدود رہنے کی

د ہجرت کی تیاری کی

وضاحت: یہ حکم دعوت کو علانیہ اور واضح انداز میں بیان کرنے کے مرحلے کی نشاندہی کرتا ہے، جو خفیہ دعوت کے بعد آیا۔

3 مکی دعوت کی بنیاد کن اصولوں پر رکھی گئی؟

الف توحید، آخرت اور اخلاقی جواب دہی

ب صرف تجارتی اصلاح

ج صرف قبائلی اتحاد

د صرف عسکری تنظیم

وضاحت: مکی دعوت کی بنیاد توحید، آخرت اور اخلاقی جواب دہی کے تین بنیادی ستونوں پر رکھی گئی تھی۔

4 رسول اللہ ﷺ نے انسان کو کن دو چیزوں کی غلامی سے آزاد ہونے کی دعوت دی؟

الف بتوں اور طبقاتی بڑائی سے

ب تجارت اور زراعت سے

ج شاعری اور خطابت سے

د سفر اور تجارت سے

وضاحت: رسول اللہ ﷺ نے انسان کو بتوں کی غلامی اور طبقاتی بڑائی کے تسلط، دونوں سے آزاد ہونے کی دعوت دی۔

5 ابتدائی مکی آیات نے ایمان کے ساتھ کن چیزوں پر زور دیا؟

الف علم، عبادت، انفاق اور کردار سازی

ب صرف عسکری تربیت

ج صرف مالی منافع

د صرف قبائلی وفاداری

وضاحت: ابتدائی آیات نے ایمان کے ساتھ ساتھ علم، عبادت، انفاق اور کردار سازی پر بھی زور دیا تاکہ عقیدہ عملی طرزِ زندگی بن جائے۔

6 دعوت کا ابتدائی مرحلہ کس طریقے سے آگے بڑھا؟

الف علانیہ تقریروں سے

ب خفیہ اور شخصی رابطوں سے

ج تحریری خطوط کے ذریعے

د صرف تجارتی سفروں کے دوران

وضاحت: دعوت کا ابتدائی مرحلہ خفیہ اور محدود رہا اور اسے شخصی رابطوں کے ذریعے آگے بڑھایا گیا۔

7 خفیہ دعوت کا طریقہ کیوں اختیار کیا گیا؟

الف یہ خوف کی وجہ سے تھا

ب یہ نئی جماعت کی حفاظت اور تربیت کی حکمت تھی

ج اس کی کوئی خاص وجہ نہیں تھی

د یہ محض اتفاق تھا

وضاحت: خفیہ دعوت خوف یا کمزوری کا نتیجہ نہیں بلکہ نئی ابھرتی ہوئی جماعت کی حفاظت اور تربیت کی ایک سوچی سمجھی حکمتِ عملی تھی۔

8 سب سے پہلے ایمان لانے والی ہستی کون تھیں؟

الف حضرت خدیجہؓ

ب حضرت ابو بکرؓ

ج حضرت علیؓ

د حضرت زید بن حارثہؓ

وضاحت: حضرت خدیجہؓ سب سے پہلے ایمان لائیں اور زندگی کے ہر مرحلے میں رسول اللہ ﷺ کے لیے سب سے بڑا سہارا ثابت ہوئیں۔

9 ابتدائی قبول اسلام کرنے والوں میں کن صحابہ کا ذکر ملتا ہے؟

الف حضرت علیؓ، زید بن حارثہؓ اور ابو بکرؓ

ب صرف قریش کے سردار

ج صرف حبشہ کے باشندے

د صرف مدینہ کے انصار

وضاحت: حضرت علیؓ، حضرت زید بن حارثہؓ اور حضرت ابو بکرؓ ابتدائی قبول اسلام کرنے والوں میں شامل تھے۔

10 حضرت ابو بکرؓ نے دعوت کے لیے کن وسائل کو استعمال کیا؟

الف اپنے اعتماد، اخلاق اور سماجی روابط کو

ب صرف مالی رشوت کو

ج صرف عسکری طاقت کو

د صرف قبائلی دباؤ کو

وضاحت: حضرت ابو بکرؓ نے اپنے اعتماد، اخلاق اور سماجی و تجارتی روابط کو دعوت اسلام کے لیے مؤثر طریقے سے استعمال کیا۔

11 حضرت ابو بکرؓ کی کوششوں سے کون سے افراد اسلام لائے؟

الف عثمان بن عفانؓ، زبیر بن عوامؓ اور دیگر

ب صرف حبشہ کے باشندے

ج صرف قریش کے سردار

د صرف مدینہ کے قبائل

وضاحت: حضرت ابو بکرؓ کی کوششوں سے عثمان بن عفانؓ، زبیر بن عوامؓ، عبدالرحمن بن عوفؓ، سعد بن ابی وقاصؓ اور طلحہ بن عبیداللہؓ اسلام لائے۔

12 دارِ ارقم کس مقصد کے لیے استعمال ہوتا تھا؟

الف تجارتی سرگرمیوں کے لیے

ب ابتدائی مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کے لیے

ج قبائلی جرگوں کے لیے

د صرف قیام گاہ کے طور پر

وضاحت: دارِ ارقم ابتدائی مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کا اہم مرکز بنا جہاں قرآن پڑھایا جاتا اور ایمان مضبوط کیا جاتا تھا۔

13 دارِ ارقم میں کیا سرگرمیاں انجام دی جاتی تھیں؟

الف قرآن کی تلاوت، تعلیم اور ایمان کی مضبوطی کی تربیت

ب صرف تجارتی معاہدے

ج صرف عسکری مشقیں

د صرف قبائلی جرگے

وضاحت: دارِ ارقم میں قرآن کی تلاوت اور تعلیم دی جاتی، ایمان کو تازہ اور مضبوط کیا جاتا، اور مشکلات کے لیے ذہنی و روحانی تیاری کروائی جاتی تھی۔

14 علانیہ دعوت کا آغاز کس قرآنی حکم کے بعد ہوا؟

الف قریبی خاندان کو خبردار کرنے کے حکم کے بعد

ب ہجرت کے حکم کے بعد

ج جہاد کے حکم کے بعد

د روزے کے حکم کے بعد

وضاحت: قریبی خاندان کو خبردار کرنے کے قرآنی حکم کے بعد دعوت نے علانیہ صورت اختیار کی۔

15 نبی کریم ﷺ نے علانیہ دعوت کے لیے کس مقام کا انتخاب کیا؟

الف صفا کی پہاڑی

ب کعبہ کا صحن

ج طائف کی وادی

د دارِ ارقم

وضاحت: آپ ﷺ نے صفا کی پہاڑی پر قریش کو جمع کر کے اپنی سچائی کی گواہی لی اور آخرت سے خبردار کیا۔

16 علانیہ دعوت کے موقع پر سب سے سخت مخالفت کس نے کی؟

الف ابولہب نے

ب ابوطالب نے

ج حضرت حمزہؓ نے

د نجاشی نے

وضاحت: ابولہب نے صفا کی پہاڑی کے موقع پر سخت مخالفت اور نامناسب طرزِ عمل کا مظاہرہ کیا۔

17 مکی سورتوں نے کن موضوعات کو بار بار پیش کیا؟

- الف توحید،قیامت اوراخلاقی ذمہ داری
- ب صرف عسکری قوانین
- ج صرف وراثت کے احکام
- د صرف تجارتی معاہدے

وضاحت: مکی سورتوں نے توحید، قیامت، سابقہ اقوام اور اخلاقی ذمہ داری جیسے موضوعات کو بار بار پیش کیا۔

18 مکی قرآن نے کمزور مسلمان جماعت کو کیا قوت عطا کی؟

- الف فوری سیاسی غلبہ
- ب صبر، نماز اور اخلاقی کردار کی قوت
- ج مالی وسائل کی کثرت
- د عسکری ہتھیار

وضاحت: قرآن نے کمزور جماعت کو فوری سیاسی غلبے کے بجائے صبر، نماز اور کردار کی حقیقی قوت عطا کی۔

19 نبوی دعوت میں کون سے اصول ایک ساتھ جمع تھے؟

- الف وضوح، تدریج، حکمت اور مخاطب کی رعایت
- ب صرف جبر اور سختی
- ج صرف رازداری
- د صرف مالی ترغیب

وضاحت: نبوی دعوت میں وضوح، تدریج، حکمت اور مخاطب کی رعایت جیسی خصوصیات ایک ساتھ جمع تھیں۔

20 رسول اللہ ﷺ نے دعوت کے دوران کیا سمجھوتا کبھی قبول نہیں کیا؟

- الف مراعات کے بدلے اصولی سمجھوتا
- ب سماجی رابطوں کا سمجھوتا
- ج تجارتی سمجھوتا
- د خاندانی سمجھوتا

وضاحت: آپ ﷺ نے دنیاوی مراعات کے بدلے کسی بھی اصولی سمجھوتے کو کبھی قبول نہیں کیا، چاہے مخالفین نے کتنی ہی پیشکش کی۔

21 ابتدائی مسلمانوں کی قربانیوں سے کیا اصول ثابت ہوتا ہے؟

- الف دعوت کی کامیابی تعداد سے نہیں بلکہ ایمان اور استقامت سے وابستہ ہے
- ب دعوت کی کامیابی صرف تعداد پر منحصر ہے
- ج دعوت کی کامیابی صرف مالی وسائل پر منحصر ہے
- د دعوت کی کامیابی کا کوئی اصول نہیں

وضاحت: ابتدائی مسلمانوں نے ثابت کیا کہ دعوت کی کامیابی تعداد سے پہلے ایمان، تربیت اور اخلاقی استقامت سے وابستہ ہے۔

22 مضمون کے اختتام پر مکی دعوت کے تدریجی مراحل اور قربانیوں سے کیا سبق اخذ کیا گیا ہے؟

- الف حقیقی اصلاحی تحریک عجلت سے نہیں بلکہ صبر، حکمت، تربیت اور اصولی ثابت قدمی سے پروان چڑھتی ہے
- ب اصلاحی تحریک صرف عجلت سے کامیاب ہوتی ہے
- ج مصلحت آمیز مفاہمت ہی کامیابی کی کنجی ہے
- د تعداد کی کثرت ہی سب سے اہم عنصر ہے

وضاحت: مضمون کا حتمی سبق یہ ہے کہ کوئی بھی حقیقی اصلاحی تحریک عجلت یا مصلحت آمیز مفاہمت سے نہیں بلکہ صبر، حکمت، تربیت اور اصولی ثابت قدمی سے پروان چڑھتی ہے۔

23 چند مخلص افراد پر مشتمل ابتدائی جماعت آنے والے برسوں میں کیا بن گئی؟

- الف ایک عالمگیر تحریک جس نے دنیا کے فکری و اخلاقی منظر نامے کو بدل دیا
- ب ایک محدود مقامی گروہ جو جلد ختم ہو گیا
- ج ایک صرف تجارتی تنظیم
- د اس کا کوئی اثر نہ رہا

وضاحت: یہی اصول تھے جنہوں نے ایک چھوٹی سی مخلص جماعت کو ایک ایسی عالمگیر تحریک میں تبدیل کر دیا جس نے دنیا کے فکری اور اخلاقی منظر نامے کو ہمیشہ کے لیے بدل ڈالا۔

24 مکی دعوت میں تدریج کا اصل مقصد کیا تھا؟

- الف مقصد چھپانا
- ب جماعت سازی، تربیت اور مناسب انتظام
- ج دعوت کو کمزور کرنا
- د وقت ضائع کرنا

وضاحت: تدریج مقصد چھپانے کے لیے نہیں بلکہ جماعت سازی، مؤثر تربیت اور حالات کے مناسب انتظام کے لیے اختیار کی گئی۔

25 مکی دعوت کے پیغام کی نوعیت آغاز سے کیسی تھی؟

- الف ابتدا ہی سے مبہم اور غیر واضح
- ب ابتدا ہی سے توحید، آخرت اور اخلاق پر واضح
- ج صرف علانیہ مرحلے میں واضح ہوئی
- د کبھی واضح نہیں ہوئی

وضاحت: دعوت کا بنیادی پیغام ابتدا ہی سے توحید، آخرت اور اخلاق پر واضح اور غیر مبہم تھا، البتہ ابلاغ میں تدریج اختیار کی گئی۔

26 ابتدائی نازل ہونے والی آیات نے ایمان کے ساتھ ساتھ کن چیزوں پر زور دیا اور کیوں؟

- الف علم، عبادت، انفاق اور کردار سازی پر، تاکہ عقیدہ محض زبانی دعویٰ نہ رہے
- ب صرف مالی منفعت پر
- ج صرف عسکری تربیت پر
- د صرف قبائلی روابط پر

وضاحت: ابتدائی آیات نے علم، عبادت، انفاق اور کردار سازی پر زور دیا تاکہ عقیدہ محض دعویٰ نہ رہے بلکہ ایک مکمل طرزِ زندگی بن جائے۔

27 سب سے پہلے ایمان لانے والوں کے متنوع پس منظر سے کیا بات واضح ہوتی ہے؟

- الف نبوی دعوت نے شروع ہی سے معاشرے کے مختلف طبقات کو اپنی طرف متوجہ کیا
- ب دعوت صرف ایک مخصوص طبقے تک محدود تھی
- ج صرف امیر افراد نے ایمان قبول کیا
- د صرف غلام طبقے نے ایمان قبول کیا

وضاحت: ابتدائی مسلمانوں کی مختلف عمریں اور سماجی حیثیتیں ظاہر کرتی ہیں کہ نبوی دعوت کسی ایک مخصوص گروہ کی تحریک نہیں بلکہ ہر طبقے کے لیے تھی۔

28 حضرت ابوبکرؓ کی دعوتی کاوشوں سے کیا اصول ثابت ہوتا ہے؟

- الف ایک باکردار داعی فرد سے فرد تک پہنچ کر پورے سماجی حلقے کو متاثر کر سکتا ہے
- ب دعوت صرف اجتماعی تقریروں سے پھیلتی ہے
- ج انفرادی کوشش کا کوئی اثر نہیں ہوتا
- د دعوت کے لیے مالی وسائل ہی کافی ہیں

وضاحت: حضرت ابوبکرؓ کی انفرادی اور مخلصانہ کوششوں نے کئی بارسوخ افراد کو اسلام کی طرف مائل کیا، جو اس اصول کی روشن مثال ہے۔

29 دعوت کے خفیہ اور علانیہ مراحل کے مابین بنیادی فرق کیا تھا؟

- الف خفیہ مرحلہ تربیت اور جماعت سازی پر مرکوز تھا جبکہ علانیہ مرحلے میں پیغام کھلے عام قریش تک پہنچایا گیا
- ب دونوں مراحل بالکل یکساں تھے
- ج علانیہ مرحلہ پہلے آیا
- د خفیہ مرحلے میں کوئی تربیت نہیں ہوئی

وضاحت: خفیہ مرحلہ تربیت اور جماعت سازی پر مرکوز تھا، جبکہ علانیہ مرحلے میں صفا کی پہاڑی پر پیغام کھلے عام قریش تک پہنچایا گیا۔

30 مکی سورتوں کے تربیتی کردار کو سب سے بہتر کون سا بیان کرتا ہے؟

- الف ان سورتوں نے دل، عقل اور ضمیر کو بیک وقت بیدار کر کے نئے مسلمانوں کو آزمائشوں کے لیے تیار کیا
- ب ان سورتوں کا کوئی تربیتی مقصد نہیں تھا
- ج ان سورتوں نے صرف قانونی احکام دیے
- د ان سورتوں نے فوری سیاسی غلبہ فراہم کیا

وضاحت: مختصر مگر پراثر مکی آیات نے دل، عقل اور ضمیر تینوں کو بیدار کر کے نئے مسلمانوں کے ایمان کو آزمائشوں کے لیے تیار کیا۔